قادیان ضلع گورداسپور

پیشگی ۲عہ

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

سلسلۃ الجدید جلد ۲ | ۲۴ ۔ رجب سنہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۳ ۔ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء | نمبر ۳۰ | سلسلۃ القدیم جلد ۵

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی چہا قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جنکو عا پر کسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہی } صہ

معاونین درجہ دوم جنکو عا پر کسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہی } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۲عہ

عام قیمت بابعد سے رنی پرچہ ۲ر جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۱ر کا ٹکٹ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا۔ رسید زر اخبار میں چہاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

نوکل...... عدا۔ افریقہ...... للعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
عہد او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت ماست
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
او وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکراں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
ہر کہ انکارش کند از اشقیا است
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اُن کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض لِلّٰہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چلسکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للّٰہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اُسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ڈاک ولائت

ڈوئی ۔ تازہ ڈاک امریکہ میں خبر آئی ہے ۔ کہ ڈوئی کا مقدمہ والی واہ کے ساتھ ہنوز چل رہا ہے ۔ ڈوئی کے مرتد مریدنے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ڈوئی مجنون ہے مگر وہ جنون ایک خاص امر میں ہے جسکو انگریزی میں **مانومینیا** کہتے ہیں ۔ ایک مشہور ڈاکٹر جو دماغی تحقیقات کے علم کا فاضل ہے اس شہادت کے واسطے عدالت میں طلب کیا گیا تھا ۔ اُس ڈاکٹر نے یہ شہادت دی ہے کہ ڈوئی کا دماغ درست نہیں رہا اور وہ مرض مانومے نیا میں گرفتار ہے ۔ ڈاکٹر نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ چونکہ یہ جنون ایک خاص بات میں ہے اسواسطے ممکن ہے کہ ایسے جنون کا گرفتار کوئی بڑا کام بھی کرے اور کسی بڑے محکمہ کے انتظام کو پورا کر دکھائے ۔ لیکن باوجود اس کے ہر وقت یہی خطرہ رہتا ہے کہ وہ کسی وقت کوئی کام ایسا کرے جس سے یہ سارا کاروبار سخت نقصان اٹھائے اور خطرے میں پڑجائے ۔ جج نے اس شہادت کے سننے کے بعد کہا کہ کم از کم یہ بات فیصلہ شدہ ہے کہ ڈوئی اس قابل نہیں کہ اتنے بڑے شہر اور اس کے کارخانوں کا انتظام اس کے ماتحت رکھا جائے ۔ لیکن برخلاف اس کے والی واہ بھی اس امر کا جائز حقدار نہیں کہ وہ تمام کاروبار اس کے سپرد کر دیا جاوے ۔ اسواسطے جب تک آخری فیصلہ نہ ہو جائے یہ جائداد ایک ثالث کے قبضہ میں دیدینی چاہئے جو کہ سرکار کیطرف سے مقرر کیا جائے ۔ چنانچہ ایک آدمی فوراً مقرر کیا گیا ۔ اور مقدمہ کی تاریخ ڈالی گئی ۔ لیکن ڈوئی کی درخواست پر کہ میں اتنی مدت سے اس کارخانہ کے کام پر مصروف رہا ہوں اس کا معاوضہ مجھے ملنا چاہئے عدالت نے فیصلہ کیا کہ بیشک وہ حقدار ہے کہ اُسے کچھ ملے لیکن تا حال یہ فیصلہ نہیں ہوا کہ کیا ملے ۔

اس کے بعد ۶ اگست ۱۹۰۶ء کے اخبار میں یہ بات شائع ہوئی کہ ڈوئی زینہ سے گرکر نیچے آپڑا ہے اور اُسکی حالت بہت نازک ہے ۔ جب سے اسیر فالج گرا ہے وہ خود اپنے زور سے چل پھر نہیں سکتا اسواسطے ایک آرام کرسی پر لٹاکر اُس کو نوکر اٹھاکر ادھر اُدھر لیجایا کرتے ہیں ۔ اُس نے ایک بڑا وعظ کرنیکا ارادہ کیا تھا ۔ اور اس وعظ کے واسطے ملازم اُسے آرام کرسی پر اٹھاکر نیچے لارہے تھے کہ ایک ملازم کا پاؤں زینہ پر سے پھسل گیا اور وہ بمعہ کرسی گر پڑا اور ڈوئی کرسی سے گرکر لڑھکتا ہوا نیچے فرش پر جا پڑا اور بالکل بے ہوش ہوگیا ۔ وہ لیکچر موقوف کیا گیا ۔ اور اس خبر کو ہر طرح سے چھپانے کی کوشش کیگئی ۔ سنا گیا ہے کہ ڈوئی کی بیوی ان حادثوں سے صدمہ زدہ ہوکر مفقود الحواس ہوگئی ہے اور اس نے واہی تباہی بکنا شروع کیا ہے دیکھو کاذب کا انجام کیسا برا ہے ۔ ڈوئی کا دعوےٰ تھا کہ میں خداوند یسوع کا فرستادہ رسول ہوں اور تھوڑے دنوں میں اسکا سلسلہ چمک اٹھا تھا ۔ لیکن اب رسول کی رسالت اور اس کے خداوند کی خدائی کی حقیقت خوب کھل رہی ہے ۔

تحریف در انجیل ۔ ولایت کا اخبار ریویو آف ریویو تھنکر لکھتا ہے کہ جب چھاپہ خانہ نہ ہوتا تھا تو اسوقت پادری لوگ انجیلیں قلمی لکھا کرتے تھے اور اپنی خواہشوں کے مطابق درمیان میں بعض الفاظ گھٹا اور بڑھا بھی دیا کرتے تھے چنانچہ مرقس کی انجیل میں ایک پورا باب اسیطرح بڑھا دیا گیا تھا ۔ اور زانیہ کو سزا نہ دینے والی آیتیں کسی پادری نے اسواسطے درج کردی تھیں کہ اُنکی اپنی خواہر پیر اُن کو گرفتار نہ کیا جائے ۔

انجیل میں طالمود کے فقرات ۔ عیسائیوں کو بڑا فخر ہے کہ یسوع مسیح نے بعض ایسے کلمات فرمائے ہیں کہ اُنکی مثال پہلی کسی کتاب میں نہیں ملتی ۔ مگر اب معلوم ہوتا جاتا ہے کہ وہ تمام فقرات یسوع نے یہودیوں کی کتابوں سے سیکھے تھے (یا اُس طرز تحریر کو اختیار کیا جائے جو عیسائی لوگ اپنی ناوانی اور تعصب سے دوسرے مذاہب کے بزرگوں کے حق میں استعمال کیا کرتے ہیں تو کہا جا سکتا ہے کہ یسوع نے دوسری کتابوں سے چرالئے) ۔ اُن فقرات میں سے ایک یہ پیش کیا جاتا ہے کہ تو اپنے پڑوسی سے ایسا پیار کر جیسا کہ اپنے آپکو + جے سمنز صاحب ساکن کوئینی کٹ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ فقرہ بعینہ طالمود میں درج ہے ۔ اور طالمود میں اس فقرہ کے متعلق ایک قصہ بھی لکھا ہے اور وہ قصہ اسطرح سے ہے کہ ربی ہلیل ایک فاضل یہودی تھا ۔ اس کے علم اور فضل کا شہرہ سنکر ایک شخص اُسکی آزمائش کے واسطے ایسے وقت میں گیا کہ ربی موصوف سبت کی تیاری میں تھا اور اُسے فرصت نہ تھی تب اُسے شخص نے کہا کہ میں تیرے پاس اسواسطے آیا ہوں کہ تو اسی جگہ کھڑے کھڑے مجھے یہودی مذہب کی تعلیم سنا دے ۔ تب ربی نے کہا کہ ”اپنے پڑوسی سے ایسا پیار کر جیسا کہ اپنے آپ سے“ ۔

کیا کوئی یسوع دنیا میں گذرا ہے ۔ لیونارڈ نکولا صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اناجیل کے قصے جسطرز سے لکھے گئے ہیں ۔ اُن سے صاف ظاہر ہے کہ یہ فقط ناول ہیں یعنے جھوٹے قصے ہیں ۔ اور دراصل کوئی وجود ایسا دنیا میں نہیں گذرا جس کا نام یسوع ہو ۔ یسوع کے متعلق ہر ایک مشہور واقعات کو لے لو ۔ اُس کے پکڑوانے کیواسطے ایک آدمی مقرر کیا گیا کہ شناخت کرے حالانکہ ایسے بڑے مشہور آدمی کے واسطے یہ بات ضروری نہ تھی ۔ پطرس نے یسوع پر لعنت کی تو اسوقت مرغ بولا ۔ یہ بالکل غلط ہے کیونکہ یہودی اپنے مقدس شہر میں مرغ نہیں رکھا کرتے تھے ۔ سردار کاہن نے یسوع کا مقدمہ جس طرز سے کیا وہ بالکل غلط ہے کیونکہ یہودیوں کا طرز عدالت اس طرح سے ہرگز نہ تھا ۔ علاوہ ازیں سردار کاہن کے ہاں صرف کاہنوں اور لاویوں کے مقدمات فیصل پاتے تھے ۔ ہر ایک شخص مقدمہ بازی کے واسطے سردار کاہن کے پاس نہ جا سکتا تھا ۔ یسوع کے زمانہ کے کسی مورخ نے یسوع کا ذکر نہیں کیا صرف یوسی فس نے کیا ۔ سو اول تو یوسی فس یسوع کے زمانہ میں نہ تھا ۔ بعد میں پیدا ہوا ۔ اور دوم یوسی فس کی کتاب میں پادریوں کا حیل ثابت ہے ۔ کہ پادری صاحبان نے خود ہی یوسی فس کی کتاب میں یہ باتیں لکھدی تھیں +

درخواست نماز جنازہ بھائی عبد العلیم خان احمدی نجیب آبادی کی والدہ اور ہمشیرہ فوت ہوگئی ہیں احباب اُن کے غائبانہ نماز جنازہ پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدرِ مسیح

مورخہ ۲۴ - رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

ایک تازہ نشان

ناظرین نے ۲۳ - اگست ۱۹۰۶ء کا الہام ۳۰ - اگست ۱۹۰۶ء کے اخبار بدر مین پڑھا ہوگا اور وہ اس طرح سے تھا - **آجکل کوئی نشان ظاہر ہوگا** - یعنے عنقریب کوئی نشان ظاہر ہونے والا ہے - اس اخبار کی اشاعت کے ساتوین دن یعنی ۶ ستمبر ۱۹۰۶ء کو یہ نشان خدا تعالےٰ نے ظاہر فرمایا اور اس کے ظاہر ہونے سے پہلے پھر زیادہ تفصیل کے ساتھ اس کے متعلق ایک خواب مین خبر دی گئی - جو کہ وقوعہ سے ایک دن پہلے حضرت مسیح موعود نے گھر مین بہت اشخاص کے سامنے ذکر فرمائی تھی - اور وہ اس طرح سے ہے - "**مین نے دیکھا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان (مرتد و دشمن) ہمارے مکان کے پاس کھڑا ہے اور والدہ محمد اسحٰق (زوجہ میر ناصر نواب صاحب) اس کو اپنے گھر مین بلاتی ہین مگر مین نے اسے اندر نہین آنے دیا** - اور مین نے کہا کہ مین نہین آنے دیتا اس مین ہماری بے عزتی ہے - دشمن کے گھر مین داخل ہونے سے مراد کوئی مصیبت یا موت ہوتی ہے اور وہ اندر نہین آسکا یعنی خدا نے اس بلا کو ٹال دیا - پھر الہام ہوا - **اِنّی اُحافظُ کلّ من فی الدّار** - ترجمہ - مین ان سب کی حفاظت کرون گا - جو اس گھر مین ہین - علاوہ اس کے ایک گوشت کا ٹکڑا خواب مین دکھایا گیا - جو کسی غم کی طرف دلالت کرتا تھا - اور یہ بھی دیکھا کہ ایک انڈا میرے ہاتھ مین ہے - جو کہ ٹوٹ گیا ہے - یہ بھی کسی کی موت کی طرف اشارہ تھا - لیکن خواب کے تمام امور معلق ہوتے ہین دعا سے اور ٹل سکتے ہین قطعی حکم نہین ہوتا - ان خوابون کے بعد حضرت نے میر صاحب کو جو لاہور جانے کو طیار تھے - روک دیا کہ ابھی نہ جاوین - اور ان کو کہا کہ مین نے دیکھا ہے کہ آپکے اہل و عیال کے متعلق ایک بلا آنیوالی ہے مین ڈرتا ہون کہ وہ بلا سفر مین نازل ہو اور موجب شماتت اعدا ہو جائے اس کے گواہ خود میر صاحب و دیگر کے لوگ ہین چنانچہ یہ بات سنکر میر صاحب نے مع اہل و عیال لاہور مین جانا ملتوی کر دیا اور جب صبح ہوئی تو پیشگوئی کے مطابق عزیز محمد اسحاق کو سخت بخار ہو گیا اور اس بخار کے ساتھ رانون مین دو گلٹیان نکل آئین جس سے قطعی طور پر یہ معلوم ہو گیا کہ طاعون ہے اور ایک نہایت خوفناک امر پیش آگیا اور گھر مین سب پر ایک دہشت طاری ہوئی اور حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب معالج تھے مگر ہر دو ران مین دو گلٹیون کے نکلنے سے وہ بھی دہشت زدہ ہو گئے - تب حضرت مسیح موعود نے دعا کرنا شروع کیا اور نہایت اضطراب سے توجہ کی تب خدا کے فضل سے اس دعا کا یہ نتیجہ ہوا کہ ابھی دو تین گھنٹہ سے زیادہ نہین گذرا ہوگا کہ بخار بالکل ٹوٹ گیا اور پھر گلٹیان بھی گم ہو گئین - گویا مرض کا نام و نشان نہ تھا - اور تمام آثار طاعون کے جاتے رہے اور اب میان محمد اسحاق بخیر و عافیت باہر پھرتے ہین - فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک -

فرمایا - ان دنون کتاب حقیقۃ الوحی مین نشانات جمع کر رہا ہون - تو میرے دل مین خیال آیا کہ پچھلے نشانات کے ساتھ کوئی تازہ نشان بھی ہونا چاہیئے خدا تعالیٰ نے اس خیال کو بھی جلد پورا کر دیا

فرمایا - عبدالحکیم خان چونکہ ایک دشمن ہے اس واسطے وہ دکھایا گیا دشمن کی خواب مین گھر کے اندر داخل ہو جانے کی تعبیر کسی دکھ اور موت سے ہوتی ہے سو مین نے خواب مین کہا کہ مین اس کو نہین آنے دونگا یعنی میری دعا نے اس مصیبت کو ٹال دیا -

فرمایا - انی احافظ والا الہام جو اس خواب کے ساتھ تھا ظاہر کرتا ہے کہ [illegible]

فرمایا - ۴ ستمبر ۱۹۰۶ء والا رویا (جو ۶ - ستمبر کے اخبار مین شائع ہو چکا ہے) [illegible] کیا گیا تھا **کہ ایک چور ہمارے چوغہ کو لیکر بھاگ گیا مگر اسکے پیچھے کوئی آدمی بھیجا گیا جس نے چور کو پکڑ لیا اور چوغہ واپس لے لیا** - اس رویا مین بھی اس واقعہ کی خبر دیگئی ہے کیونکہ طاعون کا حملہ ہماری اس پیشگوئی پر حملہ تھا کہ خدا اس گھر کے رہنے والون کی حفاظت کریگا اور دعا نے اس حملہ کو دور کیا اور ہماری عزت قائم رہی ۸ ستمبر ۱۹۰۶ء - وحی الٰہی بوقت فجر (۱) لوگ آئے اور دعویٰ کر بیٹھے شیر خدا نے انکو پکڑا اور شیر خدا نے فتح پائی - (۲) **امین الملک جے سنگھ بہادر** (۳) **ربّ لا تبق لی من المخزیات ذکرا** - ترجمہ اے میرے رب - رسوا کرنیوالی چیزون مین سے کوئی باقی نہ رکھ (۴) دن کے وقت کا الہام **پیٹ پھٹ گیا** - (معلوم نہین کہ یہ کس کیمتعلق الہام ہے) (۵) رؤیا - دیکھا صاف دیکھا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ایک کاغذ بھیجا ہے جو پروف کی طرح ہے جو لڑکا لیکر آیا ہے وہ کہتا ہے کہ اس کے حاشیہ پر سکر ہے ذرہ پڑھ لینا اس کاغذ کے دائین طرف کے حاشیہ پر لکھا ہے - دشمن نہایت اضطراب مین ہے -

ڈائری

الفضل الطیب

۹ ستمبر ۱۹۰۶ء - فرمایا - ہمارے سامنے جو کام ہے وہ آسان نہیں بلکہ نہایت مشکل کام ہے ہمارے دو کام ہیں اندرونی طور پر قوم کو درست کرنا تقوے و طہارت کا گم شدہ راستہ انکو دوبارہ دکھانا اور اس پر چلانا - اور دوسرا بیرونی حملوں کو رد کرنا اور کسر صلیب کرنا - یہ ہر دو کام ایسے مشکل ہیں کہ بغیر اللہ تعالےٰ کے خاص معجزہ نما کاموں کے معمولی انسانی کوششوں سے کبھی یہ کام پورا نہیں ہو سکتا - ہمارے بے وقوف مخالف نادانی کے ساتھ مسیح کو آسمان پر چڑھائے بیٹھے ہیں اور خیال نہیں کرتے کہ اتنے عرصہ تک اس نامعقول عقیدہ نے کیا فساد ڈالا ہے - جو آیندہ اس عقیدہ فاسدہ کی پیروی سے ان کو کچھ حاصل ہو جائے گا - خدا تعالیٰ علیم اور حلیم اور عمیق اور دقیق باتوں کا واقف کار ہے - اس کی حکمت نے جو راہ اختیار کی ہے اسی پر چلنے سے اسلام کا بول بالا ہو سکتا ہے -

یسوع تو فوت ہو چکے کہ انکے نام پر اس قدر شرک ہوتا ہے اب انکی آمد میں اسلام کیواسطے کوئی فائدہ کی صورت نہیں بن سکتی - اسلام کے واسطے بیرونی اور اندرونی فساد اس حد تک پہنچ چکے ہیں - کہ ظاہری عقل کے مطابق تو اب یاس اور نا امیدی کے سوائے اور کچھ باقی نہیں ہے - دین کی اشاعت کے سوائے جو سامان اور طاقتیں عیسائیوں کے پاس ہیں کہ ایک ایک کتاب کو کئی کئی لاکھ چھاپتے ہیں اور مفت تقسیم کرتے ہیں - وہ بات مسلمانوں کو کہاں حاصل ہے - یہاں تو ایک چھوٹا رسالہ چھاپنا ہو - تو اس کے واسطے بھی سامان بمشکل حاصل ہوتا ہے - غرض ظاہری دولت اور طاقت اور سعی کے ذریعہ سے ہم فتح نہیں پا سکتے - بلکہ ہمارا ہتھیار ہے صرف دعا اور توجہ الی اللہ - یہ بھاری مہم صرف دعا کے عظیم الشان ذریعہ سے سر ہوگی - ڈاکٹر عبد الحکیم نادانی سے اعتراض کرتا ہے - کہ یہ ایک جگہ بیٹھے ہوئے ہیں - کیوں ایسا نہیں کرتے کہ شہر بشہر گشت کریں - یہ اس کی غلطی ہے - اگر میں جانتا کہ ملکوں میں پھرنے سے فائدہ حاصل ہو سکتا ہے - تو میں ضرور ہی ایسا کرتا - حدیث شریف میں دجال کے متعلق آیا ہے - کہ **لایدان لاحد لقتالھا** - اس کے ساتھ جنگ کرنے کے ہاتھ کسی کے پاس نہ ہوں گے - زمینی اسباب کے ساتھ ہم اس دجل کا مقابلہ نہیں کر سکتے کیونکہ زمینی اسباب خود اسکے پاس بہت ہیں - ہمارے پاس کوئی ایسا اعلےٰ ہتھیار ہونا چاہیئے - جو اس کے پاس نہ ہو - تب تو ہم فتح پا سکتے ہیں - آج کل مخلوق پر دنیا کی محبت حد سے زیادہ غالب ہے - اس کو ہم نکالنا چاہتے ہیں - اور اسی کو نکالنا سب سے زیادہ مشکل کام ہے - کیونکہ سب سے آخر جو چیز نفس سے نکلتی ہے وہ دنیا کی محبت ہی ہے بجز ایک آسمانی طاقت کے ہمارے واسطے کوئی کامیابی کی راہ نہیں -

فرمایا - اللہ تعالےٰ نے ہم کو سورۂ فاتحہ میں یہ دعا سکھائی - کہ اے خدا نہ تو ہمیں مغضوب علیہم میں سے بنائیو اور نہ ضالین میں سے - اب سوچنے کا مقام ہے کہ ان ہر دو کا مرجع حضرت عیسیٰ ہی ہیں - مغضوب علیہ وہ قوم ہے - جس نے حضرت کے ساتھ عداوت کرنے اور ان کو ہر طرح سے دکھ دینے میں غلو کیا اور ضالین وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کے ساتھ محبت کرنے میں غلو کیا اور خدائی صفات ان کو دیدئے - غرض ان دونوں کی حالت سے بچنے کے واسطے ہم کو دعا سکھلائی گئی ہے - اگر دجال ان کے علاوہ کوئی اور ہوتا - تو یہ دعا اس طرح سے ہوتی - کہ غیر المغضوب علیہم ولا الدجال - یہ ایک پیش گوئی ہے جو کہ اس زمانہ کے ہر دو قسم کے شر سے آگاہ کرنے کے واسطے مسلمانوں کو پہلے سے خبردار کرتی ہے - یہ عیسائی ہی ہیں کے مشن ہی ہیں جو کہ اس زمانہ میں ناخنوں تک زور لگا رہے ہیں - کہ اسلام کو سطح دنیا سے نابود کر دیں اسلام کے واسطے یہ سخت مضر ہو رہے ہیں اور باوجود ایسے سخت صدمات کے دیکھنے کے پھر خیالی اور وہمی باتوں کے پیچھے پڑنا اور دجال کو کسی اور جگہ تلاش کرنا غلطی میں داخل ہے - ہمارے سامنے تو ایک ایسا خطرناک دجال موجود ہے کہ اس کی نظیر پہلی امتوں میں موجود نہیں - کوئی انسانی طاقت اور ہاتھ اس کو زیر نہیں کر سکتا - ہاں خدا کے ہاتھوں سے یہ کام ہوگا یہ کام جو ہمارے درپیش ہے - اور جس کا ہم نے ذمہ لے لیا ہے کہ ہم کسر صلیب کے واسطے آئے ہیں یہ ہمارے لئے **کوئی تھوڑا سا غم نہیں** - کیونکہ ہمارا اصل کام پورا نہ ہو تو پھر معجزات اور کرامات بھی کچھ شے نہیں ایک طبیب اگر بیمار کا علاج نہیں کر سکتا اور بازی اچھی لگا لیتا ہے - تو یہ امر اس کی طبابت کے دعوے کو مفید نہیں ہو سکتا - پس ہم کو بڑا غم جو دامنگیر ہے وہ یہی ہے کہ کسر صلیب کا کام پورا ہو جائے - دوسرا پہلو غم کا اندرونی قوم کے متعلق ہے جو سیدھی بات کو الٹا سمجھتے ہیں - **اور دوست کو دشمن خیال کرتے ہیں** - افسوس تو یہ ہے کہ ہماری دشمنی کی خاطر آنحضرت کے ساتھ بھی دشمنی کرتے ہیں اور جو بات آنحضرت کے حق میں تائید کی ثبوت ہو وہ اگر ہم میں پایا جاوے تو اس ثبوت سے بھی انکار کر جاتے ہیں مثلاً قرآن شریف کی یہ آیت کہ اگر رسول خدا تعالےٰ پر اپنی طرف سے کوئی بات بناتا تو فوراً ہلاک کیا جاتا ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر ایک بڑی دلیل ہے کہ دعوے نبوت کے ساتھ آپ ۲۳ سال تک کامیاب ہی ہوتے چلے آئے بہت سے اکابر نے اس دلیل کو کفار کے سامنے پیش کیا ہے - مگر اب چونکہ یہ دلیل ہمارے سلسلہ کی بھی تائید کرتی ہے اس واسطے اس سے قطعاً انکار کر بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کوئی دلیل ہی نہیں مفتری بڑی مہلت پا سکتا ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ دلیل تو ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے خاص ہے - دوسرے انبیاء کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں نادان نہیں جانتے کہ کیا دلیل بھی خاص اور مخصوص ہوا کرتی ہے - جو دلیل خاص ہے وہ تو بجائے خود ایک دعویٰ ہے نہ کہ دلیل - ایسی ہی غلطی عیسائی لوگ کیا کرتے ہیں کہ جب کوئی بات یسوع کے متعلق پیش کی جاتی ہے کہ اس نے فلاں کام کیوں کیا تو کہدیتے ہیں کہ وہ تو خدا تھا اور اس کیواسطے جائز تھا جو چاہتا کرتا - بیوقوف نہیں جانتے کہ دعویٰ خدائی تو بجائے خود ایک دعویٰ ہے نہ کہ دلیل - دعویٰ بطور دلیل کے کس طرح پیش ہو سکتا ہے - سو جھوٹے دعوی والا کبھی سرسبز نہیں ہوا - کبھی کسی کاذب کو اتنی مہلت نہیں ملی جتنی کہ آنحضرت کو ملی افسوس آتا ہے کہ ہماری عداوت کے سبب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی دشمنی کی جاتی ہے - جو تبدیلی ہم اس وقت قوم کے درمیان چاہتے ہیں وہ کسی آسمانی طاقت کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے ورنہ زمینی لوگوں کے اختیار میں نہیں کہ وہ عظیم الشان کام کر دکھلائیں ابتدائے اسلام میں بھی جو کچھ ہوا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا نتیجہ تھا - جو کہ مکہ کی گلیوں میں خدا تعالےٰ کے آگے رو رو کر آپ نے مانگی - جسقدر عظیم الشان فتوحات ہوئے کہ تمام دنیا کے رنگ ڈھنگ کو بدل دیا وہ سب آنحضرت کی دعاؤں کا اثر تھا ورنہ صحابہ کی قوت کا تو یہ حال تھا کہ جنگ بدر میں صحابہ کے پاس صرف تین تلواریں تھیں اور وہ بھی لکڑی کی بنی ہوئی تھیں - قوم کو چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے - تقوے اور طہارت کو اختیار کرے اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے - تب ہی کچھ بن سکیگا +

حضرت مخدومی مکرمی مولوی محمد علی صاحب کا ارشاد ہے کہ

اِس نوٹ کو شائع کر دیں۔

بعض احباب کے استفسار پر یہ امر عام اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ دسواں حصہ آمد میں جو اشتہار الوصیت کے ماتحت دیا جاوے گا۔ یہ صورت ہوگی کہ جو احباب چاہیں۔ اس دسویں حصہ میں سے لنگر خانہ۔ مدرسہ اور اعانت میگزین کا چندہ وضع کرنے کے بعد بقیہ مجلس کارپرداز کو دیں۔ لیکن ان مدات کے سوا ان کا حساب دفتر میں رہے گا اور کسی مد میں یا کسی رسالہ یا اخبار کی قیمت کا جو روپیہ دیا جاوے گا۔ وہ محسوب نہیں ہوگا۔ مثلاً ایک شخص کی آمد کا دسواں حصہ سات روپیہ ہے۔ تو اُسے اختیار ہے کہ اس میں سے مثلاً عہ لنگر خانہ میں اور عہ مدرسہ میں عہ اعانت میگزین میں دے اور باقی تین روپے مجلس کارپرداز کو دے۔ ایسے احباب کے ناموں کا ایک رجسٹر الگ رہے گا۔ جس میں ان کے متعلق کل حساب و کتاب رہے گا اور قبرستان میں دفن ہونے کے متعلق ان کے وہی حقوق ہوں گے۔ جو وصیت کرنے والوں کے حقوق ہوں گے۔ ایسے تمام احباب کو سرٹیفکیٹ بھی دئے جاویں گے۔ مگر شرط یہ ہوگی کہ باقاعدہ ماہوار یا ششماہی جیسی صورت ہو وہ اپنی آمد کا دسواں حصہ بھیجتے رہیں۔

خاکسار محمد علی

ضرورت

چونکہ شیخ ضیاء اللہ صاحب جو چھ ماہ کی رخصت لیکر آئے ہوئے تھے۔ واپس جانے والے ہیں۔ اس لئے مدرسہ میں ایک گریجوایٹ یا سینیر سرٹیفکیٹ اُستاد کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی درخواستیں بنام سیکرٹری مجلس ناظم التعلیم آنی چاہیئے۔

شیر علی۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان
۸۔ ستمبر ۱۹۰۶ء

بلادِ اسلامی

درمیان قسطنطنیہ و سینٹ پیٹرسبرگ | روسی ممالک کی شورش سے آج کل جو دقتیں اور مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ اُن سے وہاں کے باشندے مسلمان عیسائی وغیرہ سب ہی پریشان ہیں۔ اور چونکہ روسیوں کی طرح مسلمانوں کو بھی خطرہ میں گھر جانے کا اندیشہ تھا۔ اس لئے سلطان روم نے ترکی سفیر متعینہ سینٹ پیٹرسبرگ کو حکم دیا ہے کہ روسیوں کی حرکت کی بڑی ہوشیاری سے نگرانی کرتا رہے۔

سلطنت عثمانیہ کی چونگی | سلطنت عثمانیہ کے محصول چونگی میں فیصدی تین۔ بڑھانے کے متعلق جو وعدہ زیر بحث تھا۔ باب عالی نے اس کے تمام شرائط منظور کر لئے ہیں۔ وزارت خارجیہ نے محاصل کا اندازہ کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زیادتی کی وجہ سے تنہا انگریزی تجارت سے کم از کم ایک لاکھ ۷۸ ہزار ۰ ۵ پونڈ کی رقم عثمانی حکومت کے قبضہ میں آیا کرے گی۔

[illegible] | سلطان روم نے حکم دیا ہے کہ ایک شفاخانہ مخصوصاً شرف میں [illegible] کے لئے تعمیر ہو [illegible] حکم دیا ہے۔ [illegible] جاری کی [illegible] پہلے [illegible] مقام ہے۔

مصر | یہ امر [illegible] ہے کہ مصر میں انگریزی فوج [illegible] ہزار رہا کرے گی۔

چین | [illegible] شہر [illegible] کا ایک [illegible] مسلمان [illegible] کرتا ہے اور روسی اسلامی اخبار القفت کے کارخانہ میں [illegible] سے حجاز ریلوے کے لئے معقول چندہ جا چکا ہے۔

روسی | مسلمان اپنی اصلاح میں آج کل بڑی سرگرمی سے [illegible] مقتہ ایسا شاذ گذرتا جس میں مصری اخبارات سے ان کی کسی مساعی جدیدہ کا ذکر نہ کیا ہو۔

ایک [illegible] ہے کہ تاج محل آگرہ کے مینار [illegible] ہیں اور [illegible] ہے

کہ جس [illegible] کر دیا جاوے صرف وہی نہیں [illegible] کے مقابل کا مینار بھی اس کی حرکت پر متحرک ہو جاتا ہے۔

پچھلے ہفتہ میں ترکی جہاز موسوم بہ بزم عالم و تیر مژگان۔ عبد القادر جو حال ہی میں خریدے گئے ہیں۔ فوج لے کر جدہ کو جاتے ہوئے نہر سویز سے گذرے۔ پہلے میں ڈہائی ہزار سپاہی تھے اور دوسرے پر ڈیڑہ ہزار اور تیسرے پر ڈہائی ہزار۔

قازان مخبری اخبار لکھتا ہے کہ مسلمانان قبرص میں بھی کچھ کچھ زندگی کے آثار محسوس ہونے لگے ہیں۔ ابھی سے تعلیم کی طرف متوجہ نظر آتے ہیں حال میں امراء اور متمولین نے ایک عام جلسہ کر کے غریبوں اور محتاجوں کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے واسطے یہ تجویز کی کہ انہیں بھی مدارس عالیہ ترکی میں بغرض تعلیم چندہ سے بھیجا جایا کرے۔ تاکہ وطن میں وطن پرستوں اور قومی خدمت کرنے والوں کی کافی تعداد پیدا ہو سکے۔

قسطمونی | میں بیادگار عہد جلوس سلطانی ایک ابتدائی مدرسہ اور ایک نارمل سکول کھولا گیا اور بحکم سلطانی بروصہ کے مفاضاۃ قرق آغاج میں ایک ایک مڈل سکول اور ایک ہائی سکول کا افتتاح بھی اسی دن ہوا۔

علاقہ طرابزون کے ایک گاؤں کرہ سون کی مسجد کے واسطے سلطان المعظم نے جیب خاص کے صرف سے عمدہ قسم کا آہنی فرش طیار کرایا ہے۔

۱۱۔ اگست کو تمام سفرائے دول نے اپنی اپنی سلطنتوں کی طرف سے سلطان کی مزاج پرسی کی رئیس التشریفات نے سب کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ جلالتمآب کی طبیعت رو بصحت ہے۔

تازہ تار ہے کہ ۱۴۔ اگست کو جناب ممدوح نے سفراء کو شرف ملاقات نہ بخشا کیونکہ طبیعت تب سے ناساز تھی۔

مشیر الدولہ جدید صدر اعظم ایران کی عمر تقریباً ۶۰ سال کی ہے اور آپ نے آج تک کبھی یورپ میں قدم نہیں رکھا۔ لیکن معہذا آپ اس قدر عالی دماغ اور ہوشمند ہیں۔ کہ آپ ہی نے ایران میں یورپین طرز نظام قائم کیا اور طہران میں علمی و سیاسی کانفرنس کی بنیاد ڈالی اور اپنی وزارت خارجہ کے زمانہ میں یہ تجویز پیش کی کہ سیاسی عہدہ کسی کو اس وقت تک نہ دیا جاوے جب تک کہ وہ یورپین مدارس میں چند سال نہ گذار چکا ہو۔

انتخاب الاخبار

امیر صاحب کے ہمراہ کابل کے مشہور مدبران سردار عبدالقدوس خان مرزا حسین خان بھی ہوں گے۔

حضور لیڈی منٹو دہلی میں وکٹوریہ زنانہ ہسپتال کھولینگی اور ایک زنانہ ہسپتال کی بنیاد رکھی۔

پچھلے ہفتے ہند میں اڑھائی ہزار سے زیادہ فوتیاں طاعون سے تھیں شہر پونا ۳۹۹۔

کولمبو میں چار ہزار ٹن کے ذخیرہ کیروسین میں آگ لگی سب راکھ ہو گئے۔ بخوبی بیمہ شدہ تھا۔

روس میں جمعرات کو ایک سرکاری حکم نافذ ہوا۔ اس میں گورنمنٹ کی پالیسی واضح کی گئی ہے۔

انقلاب پسندوں کے جرائم زیادہ سختی سے مٹائے جاوین گے۔ اور اصلاحیں فیاضی سے جاری کیجاوینگی اس سرکاری اعلان میں وعدہ دیا گیا ہے کہ تمام یہودی فضول بندشوں سے آزاد کئے جاوین گے۔

ایک اور نمایان وعدہ بھی دیا گیا ہے وہ یہ کہ پولینڈ و صوبجات بالٹک کو بھی پارلیمنٹ دی جاوینگی۔ آخیر میں لکھا ہے کہ انتظام پولیس اور دیگر سرکاری محکموں میں ضرور اصلاحیں کرین گے۔

دربنگہ میں دو ہزار گاؤن طوفان سے برباد ہوگئے

انتقال | مارہرہ ضلع ایٹہ کے مشہور صوفی بزرگ سید شاہ ابوالحسین صاحب کا یکم ستمبر کو انتقال ہوگیا۔

سیلاب - دریائے ہگلی کے غیر معمولی چڑھاؤ کی وجہ سے کلکتہ کے جنوبی حصہ میں سیلاب آیا ہوا ہے۔

طاعون:- ہفتہ مختتمہ یکم ستمبر کے اندر طاعون سے ۲۵۲۲ موتین ہوئین - بمبئی ۱۳۸۸ پونا ۳۹۹ - وسط ہند ۳۰۳ (زیادہ تعداد شہر اندور مین) صوبجات متحدہ ۲۵۰ - وسط ہند ۱۹۰ - بنگال ۱۱۵ - برہما ۱۱۲ - ریاست میسور ۱۰۳۔

ازالہ حیثیت - کلکتہ کے ورنیکلر روزانہ اخبار سندیلہ کے ایڈیٹر پر کلکتہ کے ایک کارخانہ کے منیجر مسٹر ملکم نے ازالہ حیثیت کا دعوی دائر کر دیا ہے

ہڑتال | کھڑک پور میں بنگال ناگپور ریلوے کے ۱۵ ہزار آدمی ہڑتال پر ہیں۔ مگر کوئی سخت حادثہ پیش نہیں آیا۔

جوتی چور - ۷ ستمبر ۱۹۰۶ء کو بعد نماز جمعہ سنہری مسجد لاہور میں ایک جوتی چور پکڑا گیا جس نے ایک نمازی کی نئی جوتی جو قریباً چار روپیہ کی ہوگی۔ چرائی تھی۔ ہر روز اس مسجد میں دو تین جوتے چوری ہوتے ہیں۔ خادم مسجد نے بڑی کوشش کی کہ اس کو کوتوالی میں پہنچایا جاوے۔ مگر لوگوں نے اس پر رحم کر کے اس کو چھوڑوا دیا۔ (پیسہ اخبار)

سیلاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

عالی جناب حضور مقدس علیہ الصلوۃ والسلام

یہ نیاز مند آج ۱۴ دن کے بعد دورہ سے واپس آیا ہے۔ جمعہ کو ۳۱ - تاریخ اس قدر بارش ہوئی۔ کہ کچھ ٹھکانہ نہیں رہا۔ رعیہ سے پسرور قریباً ۱۹ کوس ہے۔ دس گھنٹہ میں یہ سفر طے کیا۔ چاروں طرف عالم آب تھا۔ سڑکوں پر پانی گھٹنوں گھٹنوں بہتا تھا دس گھنٹہ تک بارش رہی۔ سڑکون کے ناقابل گذر ہو جانے کی وجہ سے دورہ ملتوی ہوا۔ مجھے بار بار یاد آتا تھا۔ اور بڑے ذوق سے دوہراتا تھا۔ آسمان سے برساؤن گا۔ زمین سے اگاؤن گا۔ آندھیان چلین گی۔ زلزلے آئین گے۔ اب ایک حصہ تو پورا ہو گیا۔ خدا جانے اور پردۂ غیب میں کیا ہے۔ اللہ ہم عاجزون پر رحم کرے اور اپنی حفاظت میں رکھے حضور عالی وقت دعا ہے۔ اس عاجز کے حق میں دعا فرماوین۔ کہ اللہ تعالے ہر ایک آفت سے بچاوے اور ایمان سلامت رکھے۔ اور اگر موت ہی جلد ہی مقدر ہے۔ تو حضور کے ساتھ یقین کامل اور صدق تام کی حالت میں موت ہو۔

خاکسار عاجز میر حامد شاہ از سیالکوٹ

آئیندہ موسم حج میں ہندوستان کے مسلمان حاجیوں کو رستے میں صرف پانچ روز کا کوارنٹین ہوگا۔ یہ اس شرط پر ہوگا کہ مسافرون کا ڈس انفکشن ہوچکا ہے ورنہ وہی پرانی مشکل ہوگی۔

لندن میں خیال کرتے ہیں۔ کہ امیر صاحب کابل کا ہندوستان آنا محض معمولی بات ہے۔

روس کے زیر نیچے سرحد افغانستان محفوظ ہے لہذا اب امیر کو کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے۔

حیدرآباد کے متصل دریائے سندھ کی طغیانی سے بہاری بند ٹوٹ گیا۔ طوفان بلائی سے عظیم تباہی۔

فرنگی ڈاکٹر بیرنگ نے جو علاج تپدق کا ایجاد کیا تھا وہ تجربہ میں سراسر ناقص ثابت ہوا۔ جس مریض کا علاج ڈاکٹر بیرنگ نے [illegible] کیا تھا اس کا مرض بعد علاج اور بھی ابتر رہا۔

خاص سینٹ پیٹرز برگ میں جمعہ کو انقلاب پسندون کی کمیٹی تھی۔ روسی گورنمنٹ کے تازہ اعلان پر غور کی گئی۔ قرار پایا گیا کہ قتل اور دھمکی کی پالیسی جاری رکھی جاوے۔ جب تک کہ گورنمنٹ نیچا نہ دیکھیگی نہیں چھوڑین گے۔

یہ بھی قرار پایا کہ روس کے تمام بڑے بڑے وزرا قتل کئے جاوین۔ ہر ایک کو ایک ایک کام دیا گیا ہے حیران ہین کہ پولیس ایسے جلسون کا پتہ نہیں لگا سکتی ہے۔ ان کا خفیہ محکمہ بے مطلع ہے۔ ملازم مین ضابطہ ہے۔

اس کے بعد اور خبر آئی۔ روسی اخبار لکھتے ہین۔ کہ صوبجات میں مالی حالت نہایت تاریک۔ خزانہ خالی دہقان لوگ فرنٹ ہیں اور چھوٹے بڑے زمیندار بھی ٹیکس نہیں دیتے۔ تحصیلدار بھی پریشان ہین۔

لندن کے اخبار سٹینڈرڈ کا نامہ نگار مسٹر فریزر ان دنوں وارسا میں ہے۔ وہان گرفتار کیا گیا ہے۔

فرانس کے لاٹ پادریوں پر پوپ بہت خوش ہین انکی فرمان برداری پر ناز کرتے ہیں۔ پوپ نے فرینچ پادریون کو برکت کا خط بھیجا اُن کی حوصلہ افزائی کی۔ اس پر پادریوں کا خون بڑھ گیا پادری لوگ فرنچ گورنمنٹ کے قانون کی کچھ پرواہ نہ کرین گے۔ بدستور پوجا کرین گے۔ سرکار کیا کریگی۔ وہ سرکار کو اجازت دین گے کہ جو چاہے کرے لیکن اپنا طریق نہ چھوڑین گے۔ اسی پر سب متفق ہین۔

چین میں باکسرون کی شورش

شنگہی کا مراسلہ مظہر ہے کہ وادی یانگسی کے لوگوں میں اضطراب کے آثار نمایاں ہین۔ ملک کے اندر سفر کرنا خالی از خطرہ نہیں۔ دے وو یو میں بے چینی نمایاں ہے۔

باکسرون کا ایک گروہ قصبہ ٹسا یونہ سین پر حملہ آور ہوا۔ اور شہر پر قبضہ کر لیا۔ مشنریون اور دیسیون نے یامین میں آکر پناہ لی ہے۔

ایک جرمن لفٹنٹ سفر کرتا ہوا اس شہر میں پہنچا اور چینی سپاہیون کو ساتھ لے کر حملہ کیا۔ باکسر لیڈر قتل کر دئیے گئے اور باقیماندہ لوگون کو بھی منتشر کر دیا۔

بدرِ صادق

۲۴ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء

تشحیذ الاذہان

ذہنوں کا تیز کرنا۔ حیوانات کو خدا تعالےٰ نے ایسا بنایا ہے کہ ان کو طبعاً وہ قوتیں ادراک اور فہم کی عطا کی جاتی ہیں جن میں چنداں کمی بیشی کی گنجائش نہیں رکھی جاتی۔ لیکن انسان کو خدا تعالےٰ نے ایسا بنایا ہے کہ اس کے ذہن کے واسطے ترقی اور نشوونما کا ایک بڑا وسیع میدان اس کے آگے ہر وقت کھلا موجود ہے۔ انسانی ذہن کو اگر کسی کام پر لگایا جاتا ہے تو وہ اور بھی ترقی کرتا ہے۔ اس کی تازہ مثال اس امر میں موجود ہے۔ کہ جب کوئی شخص ایک کل بناتا ہے۔ تو دوسرے اس میں ہر وقت کانٹ چھانٹ کر کے کچھ نہ کچھ ترقی کی راہ نکالتے رہتے ہیں اور انہیں پرانی کلوں میں زیادتی اور ترقی کے واسطے آئے دن گورنمنٹ گزٹ میں نئے نئے ایجاد رجسٹری ہوتے رہتے ہیں۔ غرض انسانی ذہن بہت ترقی کر سکتا ہے۔ اور انسان کا فرض ہے۔ کہ اس کو اس ترقی میں پورا حصہ لینے میں امداد دے۔ اس کام کو بچوں اور نوجوانوں کے درمیان بہم پہنچانے کے لئے اس جگہ ایک انجمن کوئی چھ سال سے قائم ہے۔ جس کی موجودہ صورت میں کہہ سکتا ہوں کہ سہ ماہی رسالہ تشحیذ الاذہان کی شکل میں جلوہ نما ہو رہی ہے۔ اس انجمن کے لائق اور معزز ممبروں نے ۹ ستمبر ۱۹۰۶ء کی صبح کو اس انجمن کا سالیانہ جلسہ منعقد کیا۔ جو پورے آب و تاب کے ساتھ قریب چار گھنٹہ میں ختم ہوا۔

صدر جلسہ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب تھے جن کے وسیع اخلاق کی ہمدردی بچوں اور نوجوانوں کو بھی اپنے احسان اور شفقت کے پروں کے نیچے لئے ہوئے ہے۔ اور حاضرین جلسہ میں احباب ساکن قادیان مدرسہ کے اساتذہ اور طلباء کے علاوہ باہر کے آئے مہمان بھی شامل تھے۔ سب سے اول قاری صاحب نے نہایت خوش الحانی سے قرآن شریف سنایا جو دلوں سے انقباض کے قفل توڑتا تھا۔ اس کے بعد صاحب صدر انجمن حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے وعظ فرمایا۔ جس سے مختصراً چند باتیں لکھی جاتی ہیں آپ نے فرمایا کہ اس انجمن سے مجھے ہر طرح سے خوشی ہے اور کوئی پہلو رنج کا نہیں۔ خوشی کے اسباب میں سے ایک تو یہ ہے۔ کہ بچپن سے جن باتوں کی مجھے خواہش رہا کرتی تھی۔ کہ وہ اس طرح سے ہو۔ اور خدا تعالےٰ نے ان سب کو اپنے فضل و کرم سے پورا کیا۔ ان میں سے ایک یہ انجمن بھی ہے گو درمیان میں اس میں ایک وقفہ ہو گیا تھا۔ مگر میں جانتا ہوں۔ کہ یہ وقفہ بہر حال فائدے کے واسطے ہے۔ اور ترقی کا موجب ہے۔ نہ کہ کسی نقصان کا باعث۔ اللہ تعالےٰ کے صفات میں سے دو صفتیں القابض۔ الباسط ہیں۔ بعض صفات الٰہی اس قسم کی ہیں۔ کہ ان کو اکیلا نہیں پڑھنا چاہیئے بلکہ دونوں نام اکٹھے لینے چاہیں۔ جیسا کہ النافع الضار ہے۔ ایسا ہی القابض الباسط ہے۔ اللہ تعالےٰ جو کچھ ہم سے لیتا ہے۔ اُس سے بہت زیادہ کر کے ہم کو واپس دیتا ہے۔ قبض جو ہے وہ بسط کے لئے ہے۔ اور اس واسطے بڑے فضل کا موجب ہے۔ دن کو ہم کام کرتے ہیں رات کو ایک قبض ہوتا ہے۔ یہ سب خدا تعالےٰ کی کامل حکمت سے ہے۔ اس انجمن کے ابتدائی سرگرم ممبر شیخ عبدالرحمان قادیانی تھے۔ جن کو اس درمیانی وقفہ سے بہت صدمہ پہنچا تھا۔ اور اب ان کو بالخصوص خبر دینی چاہیئے۔ تاکہ ان کے واسطے خوشی کا موجب ہو۔

دوسرا موجب خوشی کا اس انجمن کے معاملہ میں یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے خود اس کا نام تشحیذ الاذہان رکھا۔ تیسرا موجب خوشی کا یہ ہے کہ اس کو دوبارہ قائم کرنے کے واسطے خدا تعالےٰ نے میاں محمود احمد کے دل میں جوش ڈالا۔ محمود کے مبارک لفظ میں خود ایک نیک فال ہے۔ اس قسم کا تفاؤل درست ہے۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی تفاؤل لیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب کفار نے آپ کے قتل کا منصوبہ کیا اور آپ نے مکہ سے ہجرت فرمائی۔ تو کفار عرب نے آپ کے قتل کے واسطے انعام مقرر کیا کہ جو کوئی آپ کو قتل کرے اس کو ایک سو اونٹ انعام دیا جاوے گا عرب کے مفلس قلاش اور اوباش لوگوں سے اتنا بڑا انعام کیا کچھ نہ کرا سکتا تھا۔ ہر ایک کے دل میں اس انعام کے حاصل کرنے کے واسطے ایک جوش پیدا ہوا تھا اور سب چاروں طرف دوڑ پڑے۔ ان میں سے ایک شخص بریدہ نام ستر آدمی ساتھ لے کر مدینہ کے راستہ میں جا پہنچا۔ جہاں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بمعہ اپنے رفیق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے جا رہے تھے۔ آپ کو جب معلوم ہوا کہ یہ شخص بریدہ ہے۔ تو آپ نے اپنے ساتھی کو کہا کہ ہمارے واسطے ٹھنڈک ہے اور کوئی تکلیف نہیں۔ لفظ بریدہ سے جو برد سے نکلا ہے۔ آپ نے تفاؤل لیا پھر وہ شخص سامنے آیا۔ تو آپ نے پوچھا کہ من انت تو کون ہے۔ اس نے جواب دیا۔ اسلم تب آپ نے فرمایا کہ بس ہم سلامت نکل گئے کوئی دشمن ہم کو گرفتار نہ کر سکیگا۔ تب بریدہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ کہ من انت۔ تو آپ نے جواب دیا

محمد بن عبد اللہ رسول اللہ

میں محمد ہوں۔ عبداللہ کا بیٹا۔ اور اللہ کا رسول بریدہ پر آپ کے اتنا ہی فرمانے کا ایسا اثر ہوا کہ بمعہ اپنے ستر آدمیوں کے اسی جگہ مسلمان ہو گیا اور اپنی پگڑی اتار کر ایک بانس پر باندھی اور اس کا جھنڈا بنا کر آپ کے آگے آگے مدینہ تک گیا غرض اس قسم کا تفاؤل جائز ہے اور یاد رکھو۔ کہ ہر ایک امر میں جو شروع کیا جاتا ہے۔ کچھ نہ کچھ مشکلات ضرور ہوتے ہیں۔ لیکن جو شخص ہمت اور استقلال کے ساتھ اپنے کام میں مصروف رہتا ہے۔ خدا تعالےٰ اس کے کام میں برکت دیتا ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ کہ ادھر کوئی کام شروع کیا جاوے اور اسی وقت اس کا نتیجہ بھی حاصل ہو جاوے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر مشکلات کا سامنا کیا تھا۔ یوسف ہی کی مثال بچوں کے واسطے کافی ہے کہ وہ بھی بچہ تھا جبکہ اس پر تکالیف وارد ہونے لگیں۔ یہ اجتماع بہر حال مفید ہے۔ تم دعاؤں میں لگے رہو اور نفس کا مقابلہ کرو۔ اس انجمن کا ہونا مدرسہ تعلیم الاسلام کے بچوں کے واسطے من جملہ ان فوائد کے ہے۔ جو یہاں کے طلباء کو حاصل ہے۔ ایک زمانہ آئیگا کہ جن لوگوں نے اپنے بچوں کو یہاں نہیں بھیجا وہ بہت افسوس کرینگے۔ تم دعا میں مصروف رہو کہ خدا تعالیٰ تمہیں برکات عطا کرے۔

بک یا متوں

۲۴ رجب ۱۳۲۴ ہجری مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

تفسیر سورہ تبت

گذشتہ اشاعت سے آگے

گذشتہ نمبر اخبار میں الفاظ تبت اور یدا کے معانی اور تشریح بیان کی گئی ہے اور ابولہب کا کچھ مختصر ذکر کیا گیا ہے۔ سو جیسا کہ لکھا جاچکا ہے۔ ابولہب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا اور آپ کے ساتھ عداوت کرنے اور دکھ دینے میں حد سے بڑھا ہوا تھا۔ ربیعہ بن عباد سے روایت ہے۔ وہ کہتا ہے۔ میں نے ایک دفعہ دیکھا تھا۔ کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابتدائے زمانہ رسالت میں دیکھا کہ آپ سوق ذی المجاز میں کہہ رہے تھے۔ اے لوگو! تم لا الٰہ الا اللہ کہو تو تم اپنی مراد کو پہنچ جاؤ گے۔ بہت سے لوگ آپ کے پاس جمع تھے اور آپ کا وعظ سن رہے تھے۔ آپ کے پیچھے ایک شخص سرخ چہرے والا اور احول لوگوں کو بہکاتا تھا۔ کہ یہ شخص صابی ہے۔ اور جھوٹ بولتا ہے۔ جدھر آنحضرت جاتے وہ بھی آپ کے پیچھے پیچھے جاتا۔۔۔ اور لوگوں کو بہکاتا کہ یہ شخص تم کو لات اور عزیٰ کی عبادت سے منع کرتا ہے۔ اس کے پیچھے مت جاؤ۔ اور اس کی پیروی نہ کرو۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تبلیغ کی تو اس نے سختی سے انکار کیا۔ تب آپ نے خیال کیا کہ یہ متکبر آدمی ہے۔ لوگوں کے سامنے اس کو سمجھانا مفید نہیں پڑتا۔ شاید کہ اس کو علیحدگی میں سمجھایا جاوے۔ تو ہدایت کے راہ پر آجاوے اور جہنم میں گرنے سے بچ رہے۔ اس واسطے آپ رات کے وقت اس کے مکان پر گئے۔ اور ایسا کرنے میں آپ نے حضرت نوح علیہ السلام کی سنت کو ادا کیا۔ کیونکہ حضرت نوح نے کہا تھا۔ کہ انی دعوت قومی لیلاً و نہاراً میں نے رات کے وقت بھی انہیں تبلیغ کی اور حق کی طرف بلایا اور دن کو بھی بلایا۔ جب آنحضرت اس کے مکان پر پہنچے۔ تو کہنے لگا کہ شاید آپ نے دن کے وقت جو کچھ کہا تھا۔ اس کے متعلق عذر کرنے کے لئے اس وقت آئے ہیں۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سامنے ادب سے بیٹھ رہے۔ اور اسے اسلام کی طرف بہت تبلیغ کی پر اس پر کچھ اثر نہ ہوا۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے زمانہ بعثت میں تبلیغ عام طور پر نہ کرتے تھے۔ یہاں تک یہ آیت نازل ہوئی۔ وانذر عشیرتک الاقربین۔ اپنے قریبی قبائل کو آنے والے عذاب سے ڈرا تب آپ کوہ صفا پر چڑھ گئے اور پکارا۔ اے آل غالب۔ تب قبیلہ غالب کے لوگ جمع ہو گئے۔ اور ابولہب نے کہا۔ یہ آل غالب آگئے۔ اب بتا تیرے پاس کیا ہے۔ تب آپ نے پکارا۔ یا آل لوئی۔ اس وقت قبیلہ لوئی جمع ہوا۔ پھر ابولہب نے وہی کلمات کہے تب آپ نے آل مرہ کو پکارا۔ اسی طرح کہا آل کلاب اور آل قصی کو پکارا۔ ہر دفعہ ابولہب ایسا ہی کہتا رہا۔ جب سب جمع ہو گئے تب آپ نے فرمایا۔ ان اللہ امرنی ان انذر عشیرتی الاقربین وانتم الاقربون اعلموا انی لا املک لکم من الدنیا حظاً ولا من الاٰخرۃ نصیباً الا ان تقولوا لا الٰہ الا اللہ فاشہد بہا لکم عند ربکم۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے قریبی قبائل کو ڈراؤں۔ سو تم میرے قریبی ہو۔ تم یاد رکھو کہ میں نہ دنیا میں تمہیں کچھ فائدہ پہنچا سکتا ہوں اور نہ آخرت سے تمہیں کچھ حصہ دلا سکتا ہوں۔ جب تک کہ تم اس بات پر ایمان نہ لاؤ کہ معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں اگر تم میرا یہ کہنا مان لو۔ تو اللہ تعالیٰ کے حضور اس معاملہ میں تمہارے حق میں شہادت دوں گا۔ ابولہب نے یہ کلمہ سنکر کہا تبا لک الہذا دعوتنا۔ تجھ پر ہلاکت ہو۔ کیا اسی واسطے تو نے ہم کو پکارا تھا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ سورۃ نازل ہوئی اور اس ہلاکت کی بد دعا جو ابولہب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی تھی الٹ کر خود اسی پر پڑی یہ ایک مباہلہ تھا جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کافر نے کیا تھا اور اس قسم کے مباہلوں کی مثالیں خود اس زمانہ میں بھی کئی ایک قائم ہو چکی ہیں۔ جن میں سے ایک مولوی غلام دستگیر قصوری کا مباہلہ ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود کے ساتھ مباہلہ کیا تھا اور ایک کتاب میں لکھا تھا کہ اگر وہ جھوٹے ہیں۔ تو وہ ہلاک ہوجائیں اور اگر ان کو جھوٹا کہنے میں میں جھوٹا ہوں تو میں ہلاک ہو جاؤں چنانچہ اس کے بعد بہت جلد وہ ہلاک ہو گیا۔ ایسا ہی علی گڑھ کا مولوی اسمٰعیل مسیح موعود کے مقابلہ میں مباہلہ کر کے ہلاک ہوا اور ایسا ہی جمال والا چراغ دین عیسائیوں کا دوست اور خود مسیح ہونے کا مدعی وہ بھی مباہلہ کے بعد واصل جہنم ہوا۔ پھر آجکل ڈاکٹر عبدالحکیم نے اس مباہلہ میں پیش دستی کر کے حضرت مسیح موعود کے حق میں تین سال کے اندر مرجانے کی پیشگوئی کی ہے۔ دنیا عنقریب دیکھے گی کہ اس کا یہ کہنا کس کو جھوٹا اور کس کو سچا ثابت کر کے دکھا دیتا ہے۔ مگر جن بدقسمتوں نے پہلے اس قدر واقعات سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ وہ اب کیا نفع حاصل کر سکتے ہیں۔

وتب اور ہلاک ہو گیا وہ۔

یہاں تک اس سورۃ شریف کی اول آیت کے الفاظ کے معانی اور تشریح ہو چکی۔

تبت یدا ابی لہب وتب۔ ہلاک ہوں ہر دو ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہو جاوے۔ ہر دو ہاتھ سے مراد اس کا سارا وجود ہے یا اس کا دین اور دنیا۔ یا اس کی اولاد ہے۔ کیونکہ اس کو نہ دنیا میں کوئی آرام پہنچا نہ دین کے معاملہ میں اس کو کوئی کامیابی حاصل ہوئی۔ ہر طرف سے وہ خائب و خاسر ہی رہا۔ ابن عقاب نے لکھا ہے کہ تبت کے معنے صفرت میں یعنی خالی رہے۔ ہاتھوں کی طرف اشارہ اس واسطے کیا ہے کہ اس کا خیال تھا کہ میرا ہاتھ غالب رہے گا۔ اور میں رسول اللہ کے مقابلہ میں فتحمند رہوں گا۔ مگر خدا تعالیٰ نے اس کو عذاب کے

ساتھ جلد موت دی۔ بعض نے لکھا ہے کہ تبت سے اشارہ اس کے بیٹے عتبہ کی طرف ہے اگر بیٹے کی طرف اشارہ ہو تو بیٹے کی ہلاکت بھی باپ کی ہلاکت ہے اور واقعات یہ ہیں کہ دونوں ہلاک ہوئے تھے۔ اس کے بیٹے عتبہ کا ذکر ہے کہ وہ تجارت کیواسطے شام کو گیا ہوا تھا۔ وہاں سے اہل قافلہ کے ذریعہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجا کہ تم محمدؐ کو جاکر کہدینا کہ میں اس وحی کا کافر ہوں جو تم پر اُتری ہے اور شرارت میں ہمیشہ مبالغہ کیا کرتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں بددعا کی تھی۔ کہ **اللھم سلط علیہ کلباً من کلابك** چنانچہ ایک جنگل میں شیر نے اُسے پھاڑ کھایا

الغرض ابولہب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک سخت دشمن تھا۔ ہمیشہ ایذادہی کے درپے رہتا تھا اور آپکے حق میں ہلاکت کی بددعا کیا کرتا تھا۔ وہی بددعا بالآخر اُلٹ کر اُس کے اپنے سر پر جا پڑی اور وہ دین و دنیا میں خائب خاسر ہو کر ہلاک ہو گیا۔

ما اغنی عنہ۔ نہ کفایت کیا اُس سے۔ اُس کے کسی کام نہ آیا۔ ہیچ دفع نہ کرد ازو۔

مالہٗ و ما کسب۔ اس کا مال اور جو کچھ اُس نے کمایا۔ ما کسب۔ کے معنے ہیں جو کچھ اس کی کمائی ہے اور بعض کے نزدیک اس سے مراد اس کی اولاد ہے۔

ما اغنی عنہ مالہ و ما کسب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں کوئی چیز اُس کے کام نہ آئی۔ خدا کے عذاب سے نہ اس کو اپنا مال چھوڑا سکا اور نہ اس کی اولاد اس کے کسی کام آئی۔ اس میں ایک پیشگوئی بھی ہے کہ باوجود مالدار ہونے کے اور صاحب اولاد ہونے کے اور قوم کے درمیان معزز ہونے کے اس کی تمام کوششیں جو کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں کر رہا ہے۔ سب کی سب اکارت جائیں گی۔ وہ اپنی کسی کوشش میں کامیاب نہ ہوگا بلکہ ایک نامرادی کی موت مرے گا۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک بڑا بھاری نشان ہے، کیونکہ یہ آیات ایسے وقت نازل ہوئی تھیں۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنوز مکہ شریف میں رہتے تھے۔ اور صرف چند آدمی آپکے ساتھ تھے اور بظاہر کوئی رُعب آپکا لوگوں پر نہ تھا۔ بلکہ سب لوگ ہنسی ٹھٹھا کرتے اور ایذا دیتے اور تمام قوم آپکی دشمن تھی اور اپنے کیا بیگانے سب بگڑے ہوئے تھے۔ کوئی شخص مسلمانوں میں داخل ہونے کی جرأت بمشکل تمام کر سکتا تھا۔ جو مسلمان ہو جاتا۔ وہ بھی اپنے آپ کو خفیہ رکھتا۔ غرض ایسے وقت میں جب کہ دنیادار بنظر بظاہر حالات کرکے یہ خیال کرتے تھے۔ کہ یہ سلسلہ ایسا کمزور ہے کہ آج ٹوٹا یا کل ایسے وقت میں یہ پیشگوئی کی گئی تھی۔ کہ خدا تعالےٰ ہم کو کامیاب کرے گا اور یہ اشد دشمن ابولہب جیسا قوم کا سردار بھی نامرادی کے گڑھے میں گر جائے گا۔ یہ خدا تعالےٰ کے عجائبات کے نمونے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے وہ اپنے بندوں کی سچائی دنیا پر روشن کر دیتا ہے اور وہ دکھلا دیتا ہے کہ بے شک یہ اس کی طرف سے مبعوث ہے۔ ورنہ ایک انسان عاجز کا یہ حوصلہ نہیں کہ ایسی بے کسی اور بے بسی کے وقت میں اتنا بڑا دعوےٰ کرے۔ خدا تعالیٰ ظاہر میں لوگوں کو دکھائی نہیں دیتا پر وہ اپنے عجائب در عجائب کاموں سے پہچانا جاتا ہے۔ جس زمانہ میں حضرت مرزا صاحب قادیان کے گاؤں میں ایک گوشہ نشین شخص تھے۔ اور ایک مہمان بھی کبھی آپ کے پاس نہ آتا تھا اور رات دن تنہائی میں خدا کی عبادت کرتے ہوئے گزرتی تھی۔ اس وقت خدا نے یہ الہام کیا کہ تیرے پاس دور دور سے لوگ آئیں گے اور دور دور سے تحائف اور ہدایا بھی تیرے لئے لائیں گے۔ اس وقت ممکن ہے۔ کہ خود ملہم کو بھی اس پر تعجب ہوا ہو۔ کہ مجھے تو نہ کوئی جانتا ہے اور نہ میں چاہتا ہوں کہ مجھے کوئی جانے اور میں تو اس کو دوست رکھتا ہوں کہ خلوت میں بیٹھا رہوں اور اپنے خدا کی عبادت میں مصروف رہوں۔ یہ کیا بات ہے کہ دور دور سے لوگ آئیں گے اور تحفے تحائف بھی لائیں گے مگر قدرتِ خداوندی اسی طرح سے ہے کہ جو دنیا کو خدا کے واسطے لات مارتا ہے۔ دنیا اسی کی خادم بنائی جاتی ہے اور جو اُس کے پیچھے دوڑتا ہے وہ اس کے آگے سے بھاگتی ہے۔ اور اس کو ہمیشہ حسرت اور ناکامی کی حالت میں رکھتی ہے۔

سیصلی نارا۔ جلد داخل ہوگا آگ میں۔ زود باشد کہ درآید بآتش۔ عنقریب آگ میں ڈالا جائیگا۔ نار سے مراد دو طرح کی آگ ہے۔ اول۔ اسی دنیا میں نامرادی اور ناکامی کیساتھ ہلاکت کی آگ کہ باوجود رات دن کی جان توڑ کوششوں کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ دن بدن ترقی پکڑتا گیا اور وہ ترقی ہر وقت اُس کے دل کو ایک سوزش اور جلن میں ڈالتی تھی اور آخر اس کی موت بھی طاعون سے ہوئی جو کہ ایک عذاب کی موت ہے اور اس دنیا کے عذاب کے ساتھ آخرت کے عذاب کی جو پیشگوئی کی گئی ہے اس کا سچا ہونا امر اول کے پورا ہو جانے سے ثابت ہوتا ہے۔

ذات لھب۔ شعلوں والی۔ وہ آگ جس سے شُعلے نکلتے ہیں۔ اس جگہ لہب کے لفظ میں یہ خوبی ہے کہ جس شخص کا نام ہی ابولہب تھا جو کہ اس نے تکبر و غرور کے سبب پسند کیا ہوا تھا۔

پس آیت شریف پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ پہلی اور دوسری آیت تو صیغہ ماضی میں بیان کی گئی ہیں کہ وہ ہلاک ہو گیا اور اس آیت شریف میں صیغہ استقبال استعمال کیا گیا ہے کہ وہ آگ میں داخل ہوگا۔ اس میں کیا حکمت ہے۔ سو واضح ہو کہ دراصل یہ ایک پیشگوئی ہے اور جس وقت سنائی گئی اس وقت ابولہب چنگا بھلا تھا اور بڑے زور میں تھا۔ اور قوم میں معزز تھا اور آنحضرت ایک بیکسی اور بے بسی کی حالت میں تھے۔ لیکن اللہ کے رسول کی تکالیف کو دیکھ کر آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ ان تکالیف کا اب خاتمہ ہو جاوے اور ابولہب ہلاک ہو جاوے چونکہ کوئی کام زمین پر نہیں ہوتا جب تک کہ پہلے آسمان پر نہ ہووے اس واسطے جس امر کا فیصلہ آسمان پر ہو جاوے اسکو ہو گیا ہوا بتایا جاتا ہے کیونکہ وہ خدا کا حکم ہے اور یقینی پیشگوئی ہے اور حتمی وعدہ ہے اس واسطے پہلے سے منادی کی گئی کہ ابولہب ہلاک ہو گیا۔

حضرت ابورافع فرماتے ہیں کہ میں عباس بن عبد المطلب کا غلام تھا۔ اور ہمارے گھر میں اسلام داخل ہو چکا تھا کیونکہ حضرت عباس مسلمان ہو چکے تھے اور ام الفضل بھی اسلام میں داخل ہو گئی تھی۔ اور میں بھی مسلمان ہو گیا تھا۔ لیکن ہم لوگ قوم سے ڈرتے تھے اور عام طور پر اپنے اسلام کو ظاہر نہ کرتے تھے کہ زمانہ ابتدائی تھا اور لوگ سخت دکھ دیتے تھے۔ جنگ بدر کے موقعہ پر ابولہب خود نہ گیا تھا۔ بلکہ اپنی جگہ اور آدمیوں کو بھیجدیا تھا۔ جب خبر آئی۔ کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ تو ہمیں قوت پیدا ہوئی اور ہم بہت خوش ہوئے میں اور ام الفضل ایک جگہ بیٹھے تھے اوپر سے ابولہب آیا اور وہ بھی بیٹھ گیا۔ اتنے میں ابوسفیان جنگ سے واپس آیا۔ ابولہب نے اُس سے جنگ کی کیفیت پوچھی ابوسفیان نے من جملہ اور باتوں کے بیان کیا کہ عجیب بات یہ ہے کہ ہمارے مقابلہ میں کچھ گورے رنگ کے سوار بھی تھے جو آسمان اور زمین کے درمیان ہیں تھے۔ میں نے کہا کہ وہ خدا کے فرشتے تھے میرا یہ کہنا تھا کہ ابولہب اُٹھا اور مجھے مارنے لگا لیکن ام الفضل نے مجھے چھوڑا دیا اور ابولہب کو مارا اور لعنت ملامت کی اس کو سات دن بعد اس کے ہاتھ پر ایک پھوڑا نکلا۔ اور اسی سے مر گیا۔ فی النار و السقر۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرمائیے

براہین احمدیہ | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جس کے ساتھ حضرت کے سوانح اور فہرست مضامین بڑھائے گئے ہیں۔ خوشخط۔ سفید اعلیٰ کاغذ قیمت سعہ خریداران بدر سے للعہ

ادعیہ قرآن شریف | قرآن شریف کی تمام دعائیں مع ترجمہ اور تفسیر نظم اُردو میں۔ قیمت ۲/

الذکر | نماز کا ترجمہ اور اسمائے الٰہی اور احادیث۔ قیمت ۲/

جنگ مقدس | روئداد مباحثہ مابین مسیح موعود و عبد اللہ آتھم۔ قیمت ۸/

مباحثہ | مابین اللہ دین واعظ انجمن حمایت اسلام و پادری احمد مسیح صاحب واعظ پی۔جی۔مشن کیمبرج دہلی۔ قیمت ۱/

انوار اللہ ۸/

نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولوی نور دین صاحب ۸/

تفسیر سورۂ جمعہ ″ ″ ″ ۴/

تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۴/

اعلام الناس ″ ″ ″ ۳/

سواء السبیل ″ ″ ″ ۱/

کشف الالتباس ″ ″ ″ ۱/

ایقاظ النائمین ″ ″ ″ ۱/

موعظہ حسنہ ″ ″ ″ ۱/

صیانۃ الناس ″ ″ ″ ۱/

سر الشہادتین ″ ″ ″ ۱/

الفرقان ″ ″ ″ ۲/

عاقبۃ المکذبین ″ ″ ″ ۱/

مجموعہ ازالۃ الوساوس ″ ″ ″ ۴/

السر المکتوم۔ مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۵/

اعجاز احمدی ″ ″ ″ ۱/

رؤیائے صالحہ ″ ″ ″ ۴/

القول الفصیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ۱/

چٹھی مسیح ۱/

عدم نجات مذہب پولوس ۱/

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز بالتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ بتازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کی ایڈیٹوریل شان اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے اور واقعات نہایت مدلل دی جاتی ہیں اس لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ یہ بلا رعایت دونوں کا دل دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف ہے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ مینجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ مضبوط بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کرو

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو فکر کی چوٹ اطلاع دی جاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کرا دیں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر ایمان نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اشٹامپ تحریر کر لیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کر دیں گے ان کا علاج اندک خرچ دوائی سے کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی مہتمم کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور محلہ معماراں

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر عرب صاحب سید عبد الحی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مسئلہ فرقان حمید کی لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اس کی جہاں تک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔ مرزا غلام احمد قیمت عہ

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پیس جاتا ہے وزن تخمیناً معہ من ۶ ۱۲ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی خراس پختہ مبلغ معہ روپیہ معدوم مبلغ ہے مبلغ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیلنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

خریداران بدر کے واسطے دور عائتوں کا موقعہ

(۱۸۷۳ء سے ۱۹۰۶ء تک)

حکام اور اہلکاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری۔ سب رجسٹروں۔ وکیلوں۔ مختاروں۔ عرائض اور اپیل نویسوں رئیسوں۔ تاجروں۔ ساہوکاروں۔ زمینداروں اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالوں کی تاریخیں اور ان کے مطابق دوسرے مروجہ سنوں کی تاریخیں دریافت کرنے کے لئے جو سرگردانیں اور دقتیں پیش آتی تھیں اور وقت ضائع ہوتا تھا اس کا تدارک یہ کیا گیا ہے کہ ہمنے ایک سو پچیس ۱۲۵ برس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زر کثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چھپائی ہے جس میں ۱۸۷۳ء سے ۱۹۰۶ء تک ایک سو پچیس ۱۲۵ برس کی

عیسوی ۔ ہجری ۔ فصلی ۔ سمتی

تاریخیں بہت صحت کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابل ایسے انداز اور قرینے سے لکھی ہیں کہ جس تاریخ کو آپ دیکھنا چاہیں فوراً دیکھ سکتے ہیں اور اس کے مطابق دوسرے سنین کی تاریخیں بھی ساتھ ہی دیکھی جاسکتی ہیں۔

یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے جس میں مفصل تاریخیں لکھی ہیں اور اس کے ساتھ ایک عجیب و غریب دیباچہ بھی ہے اسکی قیمت بغرض رعایت ہو پائی فی سال کے حساب سے بھی کم یعنی ہے (مجلد سے) رکھی ہے لیکن اخبار بدر کے خریداروں کیلئے خاص رعایت یہ کیجاتی ہے کہ جو صاحب بدر کیلئے ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر اس کا سال تمام کا چندہ اخبار دفتر بدر میں بھجوا دینگے ان کو اور ایسے نئے خریدار صاحب کو ڈھائی ڈھائی روپے میں یہ جنتری دیجاویگی لیکن شرط یہ ہے کہ ۳۰۔ نومبر ۱۹۰۶ء سے پہلے پہلے درخواستیں مکمل ہو کر دفتر میں پہنچ جاویں۔

لغات القرآن ۔ حصہ اول ۔ مصنفہ عبد الحق صاحب عرب جسکی اصل قیمت عمر ہے دفتر بدر سے ان خریداران بدر کو جو ایک نیا خریدار پیدا کریں یہ کتاب صرف ۱۲ میں ملسکتی ہے۔ کارخانہ بدر نے زائد قیمت اپنے پاس سے دیکر خریداران اخبار بدر کیواسطے یہ رعایتی حق حاصل کیا ہے۔

مینیجر اخبار بدر